© rasailojaraid.com

پہلی قسط

قطع رحمی، قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف: شیخ محمد بن ابراہیم الحمد
ترجمہ: عبداللطیف معتصم

قطع رحمی بہت بڑا گناہ اور عظیم جرم ہے جو رابطوں میں جدائی کا ذریعہ بنتی ہے، اور تعلقات کو ختم کر دیتی ہے، عداوت اور دشمنی پیدا کر کے دوری کو پروان چڑھاتی ہے، الفت ومحبت کو زائل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور نزول رحمت اور دخول جنت سے مانع بنتی ہے، ذلت وتنہائی میں مبتلا کر کے غموم وہموم میں اضافہ کرتی ہے کیوں کہ آزمائش اگر ایسی جہت اور ایسے شخص کی طرف سے سامنے آئے جس سے بھلائی اور خیر کی توقع ہو اس کی ضرب سخت تکلیف دہ اور اذیت ناک ہوتی ہے۔اس گناہ کی شناعت کے سلسلے میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد کافی ہے:

(فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوافي الارض وتقطعوا ار حامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم وأعمى أبصارهم . (محمد ۲۲:۲۳)

"اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔"

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔"**لایدخل الجنة قاطع**" یعنی جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا، حضرت سفیان ثوریؒ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "قاطع" سے قطع رحمی کرنے والا مراد ہے۔

قطع رحمی کی صورتیں: قطع رحمی ان امور میں سے ہے جو مسلمانوں کے معاشرے میں پھیل چکے ہیں، خصوصاً عصر حاضر میں، جس میں مادی سرکشی بڑھی ہوئی ہے رشتہ داروں کے پاس آنا جانا کم ہو چکا ہے بہت سے لوگ اس حق کی ادیگی میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوتاہی کرتے ہیں اور اس حکم کو ضائع کرتے ہیں۔ قطع رحمی کی بہت سی صورتیں ہیں جس میں لوگ مبتلا ہیں:

۱......بعض لوگ تو وہ ہوتے ہیں جو رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی جانتے تک نہیں، نہ مال وجاہ کے ذریعے سے اور نہ اخلاق وآداب کے ذریعے سے، مہینوں کے مہینے اور سالوں کے سال گزر جاتے ہیں لیکن نہ رشتہ داروں کی خبر گیری کرنے جاتے ہیں، ان کے سامنے اپنی محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں نہ کوئی ہدیہ دیتے ہیں بلکہ ان سے کسی تکلیف ہٹانے میں بعض اوقات تو ان کے ساتھ عملی طور پر برا سلوک کرنے پر اتر آتے ہیں۔

۲......بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو رشتہ دار کے ساتھ نہ ان کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں اور نہ غم میں، ان کی غمخواری کرتے ہیں نہ ان میں سے محتاج وفقیر پر صدقہ کرتے ہیں، بلکہ صدقات واجبہ وخاصہ میں بھی غیروں کو رشتہ داروں پر مقدم رکھتے ہیں۔

۳......بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو رشتہ داروں کے ساتھ اس لئے صلہ رحمی کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں، اور اگر وہ قطع رحمی کریں تو یہ بھی قطع رحمی کریں گے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صلہ رحمی ہی نہیں ہے بلکہ نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دینا ہے اور ایسا تو صرف رشتہ داروں کے ساتھ نہیں کیا جاتا بلکہ غیر رشتہ داروں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے جو رشتہ دار سے صلہ رحمی، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے چاہے وہ رشتہ دار صلہ رحمی کرے یا قطع رحمی، تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذاقطعت رحمہ وصلھا" (البخاری ۱/۵۹۹) یعنی وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں کہلائے گا جو صلہ رحمی کے بدلہ میں صلہ رحمی کرے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جس سے جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۴......قطع رحمی کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے کہ بعض صاحب علم داعی، پرایوں اور غیروں کو دعوت دینے پر تو حریص ہوتے ہیں اور رشتہ داروں سے غافل ہوتے ہیں یا غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں، جب کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے رشتہ دار زیادہ حقدار ہیں اس بات کے کہ...... انہیں بھلائی کی دعوت دی جائے، باری تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے اپنے محبوب پیغمبر کو "وانذر عشیر تک الاقربین" (الشعراء ۲۱۴) کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

۵......قطع رحمی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک بڑے خاندان کے فرد کو اللہ تعالیٰ نے طالب علم، مصلح یا داعی بننے کی توفیق دی اب یہ شخص دوسرے لوگوں سے تو بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے مگر اپنے رشتہ داروں سے سرکشی اور اناپن سے روبرو ہوتا ہے چنانچہ اس کا یہ رویہ اس کے وقار کو مجروح، اس کی بنیاد کو کمزور اور اس کے اثر کو کم کردیتا ہے۔

۶......رشتہ داروں کو ٹولیوں میں بانٹ دینا اور ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کردینا اور بعض کو بعض سے متنفر کرنا بھی قطع رحمی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔

اسباب قطع رحمی:......قطع رحمی کے مختلف اسباب ہیں:

۱......جہالت: قطع رحمی کے عواقب اور انجام سے ناواقفیت جس کی وجہ سے قطع رحمی کرنے پر اتر آتا ہے، چنانچہ صلہ رحمی کے فضائل اور خوبیوں سے جہالت، قطع رحمی کا باعث بنتی ہے۔

۲......ضعف تقویٰ: جب تقویٰ اور خوف خدا اور آخرت کا جذبہ ضعیف وکمزور ہو تو انسان کو قطع رحمی کرتے ہوئے کوئی پرواہ نہیں ہوتی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے، ایسے شخص کو نہ صلہ رحمی کے اجر کمانے کی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی قطع رحمی کے نقصانات کا اندیشہ ہوتا۔

۳......تکبر: بعض لوگ جب کسی بڑے منصب پر پہنچ جاتے ہیں یا کسی بلند مرتبے پر فائز ہوجاتے ہیں یا کوئی بڑا تاجر بن جائے تو رشتہ داروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ان کی زیارت کرنے اور ان سے محبت سے پیش آنے میں عار محسوس کرتے ہیں اس خیال کے پیش نظر کہ میرا حق بنتا ہے کہ لوگ میرے پاس آئیں اور میری زیارت سے مشرف ہوں۔

۴......طویل جدائی: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک لمبا عرصہ اپنے رشتہ داروں سے کسی وجہ سے ملاقات نہیں کرپاتا جس کی وجہ سے اسے اپنے رشتہ داروں سے ایک گونہ وحشت محسوس ہونے لگتی ہے چنانچہ پھر وہ ملاقات کرنے میں مزید تاخیر کرنے لگتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ قطع رحمی پیدا ہونے لگتی ہے اور یہ شخص اس خود پسندی کے نتیجے میں علیحدگی پسند بن جاتا ہے۔

۵......سخت اظہار ناراضگی: بعض لوگوں کے پاس جب ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی ایک طویل عرصے کے بعد ملاقات کرنے آجائے تو یہ بے تحاشا غیظ وغضب کا اظہار کردیتا ہے کہ آنے میں اتنی تاخیر کیوں کی؟ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آنے والے کے دل میں نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور اس کے پاس آنے سے گھبراتا ہے اور قطع رحمی کرنے لگ جاتا ہے۔

۶......زیادہ تکلف کرنا: بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی رشتہ دار ملنے آتا ہے تو اس کے اکرام وتواضع میں میزبان حد کردیتا ہے اور بہت سارا مال ضائع کردیتا ہے جب کہ اس کی مالی استطاعت اتنی نہیں ہوتی۔ چنانچہ رشتہ دار اس کے پاس آنے سے کتراتے ہیں کہ اس کو نقصان سے بچائیں۔

۷......مہمانوں کے ساتھ بے توجہی: بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کے پاس رشتہ دار آتے ہیں تو میزبان کی طرف سے توجہ نہیں ملتی نہ ان کی بات غور سے سنتا ہے نہ محبت کا اظہار کرتا ہے، نہ ان کے آنے پر شکریہ ادا کرتا ہے، نہ خوش ہوتا ہے، ترش روئی اور سرد مہری سے پیش آتا ہے جس کی وجہ سے مہمانوں کے دل میں اس کے دیدار کا شوق کم ہوجاتا ہے، اور یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روش رفتہ رفتہ قطع رحمی کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

۸...... بخل و کنجوسی: بعض صاحب ثروت واستطاعت ہونے کے باوجوداپنے رشتہ داروں سے دور بھاگتے ہیں اس لئے نہیں کہ ان میں تکبر ہوتا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اگر رشتہ دار آجائیں تو قرض پیسے مانگیں گے اور دیگر مطالبات کریں گے، بجائے اس کے کہ گھر کے دروازے رشتہ داروں کیلئے کھلا رکھے، ان کی مہمان نوازی کرے، اپنی استطاعت کے مطابق ان کی خدمت کرے اور جو استطاعت سے باہر ہو اس سے معذرت کرے، ان سے اعراض برتتا ہے، قطع تعلقی اختیار کرتا ہے، انہیں تنہا چھوڑ دیتا ہے کہ کہیں رشتہ دار مطالبوں سے اس کا مال کم نہ کردیں۔ آخر ایسے مال کا کیا فائدہ ایسی جاہ پہ کرنا کیا جس سے رشتہ دار محروم ہوں۔

۹...... تقسیم میراث میں تاخیر کرنا: بعض اوقات رشتہ داروں میں لاپرواہی یا بغض وعناد کی وجہ سے میراث کی تقسیم نہیں ہوئی ہوتی، پھر جوں جوں تقسیم میراث میں تاخیر ہوتی چلی جاتی ہے تو رشتہ داروں میں بغض وعداوت بڑھتی چلی جاتی ہے، ایک اپنا حق مانگتا ہے کہ کچھ استفادہ کرے، دوسرا وہ ہوتا ہے جو خود بھی تقسیم میراث سے پہلے مر جاتا ہے، اب بعد والوں کے لئے ایک مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے ورثاء کی تعیین، ان کے حصوں کو معلوم کرنا، چنانچہ ایک دوسرے پر بدگمانی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اس سے اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں، ہمدردی بکھر جاتی ہے، اتفاق واتحاد ختم ہو جاتا ہے چنانچہ ان سب باتوں کا نتیجہ قطع رحمی کی صورت میں نکلتا ہے۔

۱۰...... رشتہ داروں کے درمیان شرکت: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کئی بھائی یا رشتہ دار کوئی کاروبار یا معاملہ باہم شراکت سے شروع کر دیتے ہیں جب کہ اس میں ضوابط واصول طے نہیں ہوتے کہ شرکت کن بنیادوں پر ہوگی، نفع ورنج کس معیار پر تقسیم ہوگا، بلکہ صرف حسن ظن اختیار کرتے ہوئے اختصار واجمال سے کام لے لیتے ہیں چنانچہ رفتہ رفتہ کاروبار ترقی کرتا ہے اور عمل کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے، تو ہر ایک کو تجسس ہونے لگتا ہے، بدگمانی حرکت کرنے لگتی ہے خصوصاً جب شرکاء اہل تقویٰ وایثار نہ ہوں یا مستقل بالرائی ہوں یا یہ کہ بعض زیادہ کام کرنے والے ہوں، اور اس طرح اختلاف شروع ہو جاتا ہے، تعلق خراب ہو جاتا ہے، آپس میں جدائی وتفرقہ واقع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو لڑائی اور عدالتوں تک کی نوبت آجاتی ہے، اور ایک دوسرے کے لئے گالی وعار بن جاتے ہیں، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وقلیل ماھم** اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱......دنیا میں انہماک: بعض لوگ دنیا کمانے میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ صلہ رحمی کی فرصت ہی نہیں ملتی جب دیکھو تو دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔

۱۲......رشتہ داروں میں طلاق کا واقع ہونا: بعض اوقات رشتہ داروں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے دونوں خاندانوں میں اختلاف واقع ہو جاتا ہے یا تو اولاد کی وجہ سے یا بعض دیگر امور کی وجہ سے، جو طلاق ہی سے متعلق ہوتے ہیں۔

۱۳......دوری اور آپس کی ملاقات میں سستی: کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے گھر رشتہ داروں کے گھروں سے دور ہوتے ہیں اور زیارت کرنے میں وقت لگتا ہے، اب جب رشتہ دار کے پاس جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو مسافت کی مشقت نظر آتی ہے چنانچہ رشتہ دار کے پاس جانے اور ملاقات کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

۱۴......رشتہ داروں کے گھروں کا قریب ہونا: جب رشتہ داروں کے گھر قریب ہوتے ہیں تو بعض اوقات اس سے ایسے اختلافات واقع ہو جاتے ہیں جو قطع رحمی کا ذریعہ بنتے ہیں، چنانچہ نفرتیں اور عداوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا ''رشتہ داروں سے کہو ایک دوسرے کے پاس آنا جانا رکھیں، لیکن ایک دوسرے کے پڑوسی نہ بنیں''۔ حضرت امام غزالی حضرت عمرؓ کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حضرت عمرؓ نے رشتہ داروں کو ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اس کی وجہ سے ہر وقت ان کے حقوق کو نبھانا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے اور قطع رحمی پیدا ہو جاتی ہے۔'' (احیاء علوم الدین ۲/۲۱۶) اکتم بن صیفی نے فرمایا: ''گھر ایک دوسرے سے دور رکھو، محبت میں ایک دوسرے کے قریب رہو گے۔'' (عیون الاخبار) نیز گھروں کے ایک دوسرے کے قریب ہونے سے بعض اوقات دوسرے مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اولاد کے درمیان مخاصمت ولڑائی کی نوبت آتی ہے، جس میں بسا اوقات والدین بھی اپنے بچوں کا ساتھ دے کر دوسرے کے مقابلے میں آ جاتے ہیں اور ہر ایک اپنے بچے کی برأت کا خواہشمند ہوتا ہے، جس کی وجہ سے عداوت ودشمنی اور قطع رحمی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۵......رشتہ داروں کی بات برداشت نہ کرنا: بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے رشتہ داروں کی ادنی سی بات بھی نہیں برداشت کرتے اگر کسی رشتہ دار سے معمولی سی لغزش یا خطا سرزد ہو جائے تو یہ قطع تعلق اختیار کر کے قطع رحمی کرنے لگتا ہے۔

۱۶......خاص مواقع پر بھول جانا: بعض اوقات خاندان کے کسی ایک کے گھر میں ولیمے کی یا اور کوئی دعوت ہوتی ہے، جس کے لئے وہ اپنے بعض رشتہ داروں کو زبانی طور پر، یا بذریعہ خط یا بذریعہ ٹیلی فون مدعو کرتا ہے، کسی ایک رشتہ دار کو دعوت دینا بھول جاتا ہے، چنانچہ یہ رشتہ دار مغلوب النفس ہونے یا بدگمانی کی وجہ سے خیال کرنے لگتا ہے کہ مجھے حقیر سمجھ کر قصداً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دعوت نہیں دی گئی، چنانچہ یہ خیال اور بدگمانی آگے چل کر قطع رحمی کا سبب بن جاتی ہے۔

۱۷...... حسد: بعض اوقات کسی کو اللہ تعالیٰ علم، عزت عطا فرما دیتے ہیں، یا اس کی محبت دوسرے کے قلوب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ اپنے رشتہ داروں کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور دریا دلی کا مظاہرہ کرتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے بعض رشتہ دار اس سے حسد کرنے لگتے ہیں، اس کے اخلاص میں شک کرنے لگتے ہیں اور اس سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں۔

۱۸...... کثرت مزاح: کثرت مزاح کا انجام بہت ہی برا ہوتا ہے، بعض اوقات ایک ایسا شخص جسے دوسروں کا خیال نہ ہو، کوئی اذیتناک جملہ کس دیتا ہے جو دوسرے حساس طبع شخص کے لئے قتل کے برابر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ شخص اس سے بغض کرنے لگتا ہے، چنانچہ مزاح کرنے والا اس شخص کے ہاں مبغوض ہو جاتا ہے، اور رشتہ داروں میں یہ بہت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ان کا آپس میں ملنا بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے۔ ابن عبد البرؒ نے فرمایا کہ علماء کی ایک جماعت نے زیادہ مزاح کرنے کو مکروہ اور ناپسند قرار دیا ہے کیونکہ اس کا انجام برا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت آبرو سے متعلق کلام تک نوبت آجاتی ہے، کینہ وبغض آپس میں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور بھائی چارگی واخوت میں رخنہ پڑ جاتا ہے۔ (بهجة المجالس)

۱۹...... چغل خوری: بعض لوگوں کی عادت وفطرت ہوتی ہے کہ لوگوں کے آپس میں تعلقات خراب کریں، وہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ دو بندوں کے تعلقات آپس میں کیسے خراب ہوں، اور ان میں جدائی واقع ہو، اور ان کا خلوص مکدر ہو جائے، چنانچہ چغل خوری کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے کتنے گھرانے اجڑ گئے، قطع رحمی اور چغل خوری میں سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ انسان دوسرے کی باتوں کی ٹوہ میں لگا رہ کر انہیں سنے۔

۲۰...... بیگمات کی بدسلوکی: بعض لوگوں کی بیگمات بد اخلاق اور تنگ دل ہوتی ہیں، کسی کو برداشت نہیں کرتیں، یہ نہیں چاہتی کہ اس کے شوہر کے بارے میں کوئی شخص ان کے اُقرباء میں سے شریک ہو جائے، سو مسلسل لگی رہتی ہے کہ اپنے شوہر کو رشتہ داروں سے متنفر کرتی رہتی ہے اور ان سے صلہ رحمی کرنے اور ان کی زیارت کرنے سے منع کرتی رہتی ہے، جب شوہر اپنے اقرباء کی ضیافت ودعوت کا ارادہ کرتا ہے تو بیوی درمیان میں آڑے آجاتی ہے، اور جب شوہر اقرباء کی ضیافت ودعوت کرتا ہے تو بیوی مہمانوں سے اچھا رویہ نہیں رکھتی، ہر وقت چیں بہ جبیں رہتی ہے، اور بعض اصحاب تو اپنا مکمل چارج بیوی کے حوالے کر دیتے ہیں، اب اگر بیوی رشتہ داروں سے خوش ہو تو صلہ رحمی کرتے ہیں ورنہ قطع رحمی کرتے ہیں، بلکہ بعض اوقات بیگمات کی خوشی کے لئے والدین کی نافرمانی پر بھی تیار ہو جاتے ہیں، حالانکہ والدین اپنے بچے کے بہت زیادہ محتاج ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ چند وہ اسباب تھے جو بسا اوقات ہجران و قطع رحمی کا باعث بنتے ہیں۔

قطع رحمی کا علاج: قطع رحمی اور اس کے نقصانات اور اس کے چند اسباب کا ذکر گزر چکا، ان کی روشنی میں عقلمند کے لئے یہی مناسب ہے کہ قطع رحمی کرنے سے احتیاط برتیں، ان اسباب سے اجتناب کریں جو قطع رحمی کا سبب بنتے ہیں، اور اگر وہ صلہ رحمی کرے، صلہ رحمی کے فضائل سے واقفیت حاصل کرے، صلہ رحمی کے اسباب تلاش کرے، اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان آداب کا لحاظ رکھے جو ان کے شایان شان ہوں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ صلہ رحمی کیا چیز ہے؟ صلہ رحمی کیسے کی جائے؟ اس کی فضیلتیں کیا ہے؟ اسباب صلہ رحمی اور اس کے طرق کیا ہیں؟ رشتہ دار کے ساتھ کن آداب کا لحاظ رکھا جائے؟

صلہ رحمی کیا ہے؟: مشہور ماہر لغت ابن منظور افریقی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: وصلت الشی وصلاً وصلةً یعنی صلةً مصدر ہے وصل یصل کا، معنی ہیں ضد یعنی قطع تعلق کی ضد۔ (لسان العرب ۱۱/۷۲۶)

نیز فرمایا: ”اور کہا جاتا ہے: وصل فلان رحمہٗ یصلھا صلةً، وبینھما وصلة ای اتصال و ذریعة: یعنی صلہ کے معنی رابطہ و تعلق کے ہیں۔ نیز فرمایا: التواصل ضد التصادم، یعنی تواصل تصادم کی ضد ہے (اور تصادم کے معنی باہم قطع تعلق کے ہیں تو تواصل کے معنی باہم صحت تعلق استوار کرنے کے ہوں گے)۔

نیز مشہور ماہر لغت ابن الاثیر نے فرمایا: صلة الرحیم کنایہ ہے نسبی و سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے، ان کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنے، ان کی دیکھ بھال کرنے سے، اگر چہ وہ بدخوئی اور بُعد کا مظاہرہ کریں، اور ان تمام باتوں کے خلاف قطع رحمی کہلائے گا۔

صلہ رحمی کیسے کی جائے؟: صلہ رحمی متعدد امور کے ساتھ کی جا سکتی ہے، جیسے ان کی زیارت اور ان سے ملاقات کی جائے، ان کے احوال معلوم کئے جائیں، ان کی خیریت معلوم کی جائے، ان کے پاس ھدیہ پیش کرکے، ان کے مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے ساتھ برتاؤ کرنا، ان کے بڑوں کی تعظیم کرنا، ان کے چھوٹوں اور کمزوروں کیساتھ شفقت کا معاملہ کرنا، ان کے غریب محتاج کی حاجت براری کرنا، اور مالدار کے ساتھ نرمی برتنا۔ بذریعہ ٹیلیفون، خط، زبانی اور دیگر مختلف ذرائع سے ان کی خیریت اور حال و احوال معلوم کرلیا کرے۔ دعوت و ضیافت کے ذریعے بھی ہوسکتا ہے، جبکہ حسن استقبال اعزاز، اور ان لوگوں سے جو قطع رحمی کرتے ہیں ان سے صلہ رحمی سے بھی ان رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی ممکن ہے۔ نیز خوشیوں میں شرکت، غموں و تکالیف میں ہمدردی و دعا، خلوص و صفاء نیت، ناچاقی و نااتفاقی کے پیدا ہونے کی صورت میں صلح و صفائی کروانا، اور ان کے ساتھ تعلق اور اس کے لئے کوشش کرنا، ان کے مریضوں کی عیادت کرنا، ان کی دعوت قبول کرنا۔ اور صلہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رحمی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان کی صلاح وھدایت پر حریص رہے، بھلائی کا حکم دیں اور بدی سے منع کریں، صلہ رحمی کا یہ مذکورہ بالا طریقہ کار اس صورت میں ہوگا جب کہ رشتہ دار مسلمان نیک، صالح، سلیم القلب صحیح الفکر لوگ ہوں۔

لیکن اگر خدانخواستہ کافر یا فاسق ہوں تو ان کے ساتھ صلہ رحمی پند ونصیحت ووعظ تذکیر کے ذریعہ کی جائے اور اس سلسلے میں اپنی حد درجہ کوشش کرے لیکن اس کے باوجود بھی، اگر ان کی طرف سے کوئی التفات وتوجہ نظر نہ آئے اور اعراض وتکبر وعناد کا سامنا کرنا پڑے یا ان کی ھدایت سے مایوس ہوجائے اور اپنی جان پر خوف پیدا ہو کہ ان سے متأثر ہوجائے گا اور ان کی صف میں شریک ہوجائے گا، تو اب ان سے دور ہوجائے اور ان کو چھوڑ دے اچھے طریقے سے، کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ان کی ھدایت کے لئے اللہ تعالیٰ سے خوب خوب دعائیں مانگے شاید کہ آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ان کو ھدایت دے دے۔ پھر اگر ان رشتہ داروں کی طرف سے کوئی موقع پائے اور اگر فرصت دعوت میسر آئے تو موقع ضائع نہ کرے بار بار ان کی دعوت کے سلسلے میں جائے۔

رشتہ داروں کو دعوت دینے کے سلسلے میں جس بات کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے وہ ہے حسن اخلاق کا مظاہرہ، دعوت میں نرم خوئی، حکمت، اور عمدہ اسلوب اختیار کرنا، بحث ومباحثہ سے اجتناب کرتے ہوئے اس بات کی پوری کوشش کی جائے کہ ایسے میں بھی اپنا رویہ اچھا رکھے، اس لئے کہ بہت سے داعی حضرات خاندان وقبیلہ میں زیادہ اثر ورسوخ نہیں رکھتے۔ جس کے متعدد اسباب ہیں، انہیں اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ مبلغین حضرات اس جانب زیادہ توجہ نہیں دیتے اور اس کا اہتمام نہیں کرتے، اگر اس جانب بھی (شروع سے) مختلف اعلیٰ طریقوں سے کوشش کرتے تو رشتہ داروں کی دعوت میں ضرور کامیاب ہوتے، اور خاندان وقبیلے میں اثر ورسوخ والے بھی ہوتے، ان مختلف طرق میں سے یہ ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ تواضع وخاکساری سے پیش آیا جائے، ان کے سامنے ان پر اعتماد وبھروسہ اور صلہ رحمی کا مظاہرہ کیا جائے اور اس کے علاوہ دیگر وہ اعمال اختیار کئے جائیں جن کے ذریعے ان کی محبت رشتہ داروں کے دلوں میں رچ بس جائے ان سے محبت کرنے لگیں، خاندان وقبیلے والوں کو یہ بھی چاہئے کہ اپنے قبیلے کے داعی وعلماء حضرات کی عظمت کو بلند کریں اور ان کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی سے اجتناب کریں۔ جب خاندان اس نہج پر چلیں گے تو یہ بات کوئی بعید نہیں کہ وہ ترقی کے مدارج اور فضیلت کے مراتب کو طے کرتے ہوئے بلندیوں کے عروج پر پہنچ جائیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆

© rasailojaraid.com